کہ یہ تعلیمات انسانی زندگی کیلئے نہایت ضروری ولابدی ہیں میں نے آپؐ کے اخلاق حسنہ کو آپ کے سامنے اپنے حقیر الفاظ میں نہایت ہی اختصار سے پیش کردیئے ہیں مجھ میں اتنی طاقت اور الفاظ میں اتنی سکت کہاں کہ آپؐ کے تمام اوصاف کا احاطہ کرسکیں کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

داماں نگہ تنگ وگلِ حسنِ تو بسیار + گل چین توازتنگیِ داماں گلہ دارد

تاہم اگر ہم ان چند اخلاق حمیدہ ہی کو اپنا لائحہ عمل بنالیں تو انشاءاللہ ہماری دنیاوی واُخروی زندگی نہایت احسن طریقہ پر گذر سکتی ہے اور ہمیں ہر قسم کی ترقی عزت وسطوت حاصل ہوسکتی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سرخرو ہوسکتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اور عام مسلمان مرد اور عورتوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم آپ کے طرز عمل اور آپ کی جمیع تعلیمات کو پیش نظر رکھیں اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں گذاریں آمین ثم آمین

جشنِ بخاری شریف

دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے طلبہ جب قرآن مجید کا ترجمہ یا کوئی حدیث کی کتاب ختم کرتے ہیں تو اس کی خوشی میں جشن کرتے ہیں۔ اس سال بھی یہ سلسلہ رہا۔ یہانتک کہ ۲۴ر جمادی الاخری ۱۳۵۹ھ مطابق ۳۱ر جولائی ۱۹۴۰ء بروز بدھ کو مدرسہ کی طرف سے بخاری شریف کے ختم کا جشن ہوا جسمیں حضرت مہتمم صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ تمام مدرسین وطلبہ حضرت شیخ الحدیث کی درسگاہ میں جمع ہوگئے۔ آپ نے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اصح ترین مجموعہ کے آخری باب کے متعلق محدثانہ انداز میں ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر کتاب ختم ہوئی کہ دو کلمے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت محبوب ہیں، یہ دونوں کلمے زبان پر ادا کرنے میں تو بہت ہلکے پھلکے ہیں، مگر قیامت کے دن جب انسانوں کے اعمال اور اقوال تولے جائیں گے تو یہ دونوں کلمے بہت بھاری ثابت ہوں گے، یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ کتاب ختم ہوجانے کے بعد مسلمانوں کی فلاح وبہبود اور مدرسہ کے مرحوم اور موجود مہتمین کیلئے دعا کی گئی۔ اس کے بعد مدرسہ کی طرف سے تمام حاضرین کی قلاقند (دہلی کی مشہور مٹھائی) سے تواضع کی گئی، جو خاص طور پر اسی موقع کے لئے کافی مقدار میں تیار کرائی گئی تھی۔
اَللّٰھُمَّ عَلِّمْنَا مَا یَنْفَعُنَا وَانْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا +

ایک افسوسناک حادثہ

ہمدردان مدرسہ رحمانیہ کے حلقہ میں یہ خبر بڑے رنج والم کے ساتھ سنی جائیگی کہ مدرسہ کے ایک ہونہار اور لائق فرزند مولوی عبد الغنی امرتسری نے ۲۳ر جمادی الاخری ۱۳۵۹ھ مطابق ۳۰ر جولائی ۱۹۴۰ء کو رات کے دس بجے اپنے وطن ترنتارن ضلع امرتسر میں داعیِ اجل کو لبیک کہا اور اپنی جان اس کے مالک کے حوالہ کردی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم تیسری جماعت سے اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کررہے تھے اور اب ان کا یہ آخری سال تھا ایک مہینہ کے بعد ان کی دستاربندی ہونیوالی تھی، لیکن واحسرتا کہ یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔ آپ اردو عربی دونوں زبانوں میں نہایت روانی اور جوش سے تقریر کرتے تھے۔ مناظرہ کا بھی نہایت بہترین ملکہ تھا۔ امید تھی کہ گلشنِ رحمانیہ کا یہ نوخیز پودا آگے چلکر شجر بارآور ثابت ہوگا۔ لیکن افسوس کہ مرضیِ الٰہی کچھ اور تھی۔

ہماری درخواست ہے کہ آپ لوگ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کے پسماندگان خصوصًا ان کے بوڑھے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین